Quarterly Research Journal "Al-Qudwah", Volume 03, Issue 02, Apr-June 2025

AL-QUDWAH

ISSN(P): 2959-2062 / ISSN(E): 2959-2054

https://al-qudwah.com

معاشی دنیا: مسلم امہ کے بعض ماہرین معاشیات کی نظر میں

The economic world in view of the perspective of some economists of the Muslim Ummah

ABSTRACT

This research by having a short review of current "economic world and Muslim Ummah" discusses the present modern economic challenge. Economics is a worldwide problem. Its significance is understandable for every country-In a country, the trade and market survive on the basis of economic. To Muslims, it includes Halal / lawful things whereas, to non-Muslims it includes essential items without any constraint of being Halal. The country that makes progress economically will better rule in the world; and people of this country will be prosperous. In such countries most of the social evils either do not exist or their ratio is low. A Muslim naturally raises question as to why we still face poverty and economic decline despite the fact that we are rich in resources. There are many reasons for this decline but the big reason is lack of education and research. Western governments have reserved all their resources for research work. In developed countries, every institute, university and company has a research center or lab attached to it, which is helpful in earning billions of dollar for the country. On the contrary, Muslim countries does not provide their scholars such facilities, therefore progress and economic growth is slow. Inductive methodology will be used in this research.

Keywords: Muslim Ummah, economic challenge, Halal / lawful, economic decline, luxuries, social evils, economic growth.

AUTHORS

Dr. Mussarat Malik*
Chairperson, Department of Islamic & Pakistan Studies, University of Wah, Pakistan:
mussaratmalik@yahoo.com

Dr. Muhammad Nasir**
Visiting Lecturer, University of Wah, Pakistan:
nk1710414@gmail.com

Date of Submission: 25-03-2025
Acceptance: 29-04-2025
Publishing: 05-06-2025

Web: https://al-qudwah.com/
OJS: https://al-qudwah.com/index.php/aqrj/user/register
e-mail: editor@al-qudwah.com

Correspondence Author:
Dr. Mussarat Malik*Chairperson, Department of Islamic & Pakistan Studies, University of Wah, Pakistan.*

آغاز سخن :

مختلف ممالک میں مختلف معاشی نظام کام کر رہے ہیں، معاشیات کے ماہرین اپنے اپنے ممالک کی معاشی صورت کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے شب وروز کوشاں رہتے ہیں، تاکہ مشکلات و مصائب میں ملک و قوم کو درست سمت میں ڈالا جاسکے۔ آج کے زمانہ میں تمام ممالک کے معاشی ماہرین معاشی طور پر اپنے آپ کو بہتر و مستحکم کرنے کے لیے اشیاء ضروریہ کی خرید وفروخت ارزان نرخ پر رکھنے اور قوم کو سستی اشیاء دلانے اور زرمبادلہ کے ذخائر کو زیادہ سے زیادہ اپنے بینکنگ سسٹم میں ریزرو کرنے کی تدابیر کرتے ہیں۔ معاشی ماہرین کی معاشی واقتصادی عوامل پر جتنی زیادہ گہری نظر ہو گی اسقدر اس ملک و قوم کو خوشحال و ترقی کے موقع میسر آہیں گے۔ دنیا کے معاشی حالات امن وسکون کے ساتھ منسلک رہتے ہیں۔ اسلئے بھی ماہرین معاشیات دنیا کے ممالک کے درمیان امن وآتشی میل جول سفر و حضر رابطہ و تعلق پر زور دیتے ہیں کیونکہ اگر اقتصاد ی و معاشی حالات کو درست رکھنا ہے، تو تمام ممالک و قوام میں تجارت لین دین کاروبار اور آمد و رفت سیر وسیاحت سے مزید ماحول کو اچھا کرنا ہوتا ہے۔ تب قومیں ایک دوسرے پر اعتماد کرتی ہیں، اور آپس میں لین دین، خرید وفروخت کرتی ہیں، اس سے ضروریات زندگی میں وسعت اور خرید وفروخت مین نئی نئی اشیاء کی ایجاد وضرورت مزید بڑھ جاتی ہے۔ یوں ممالک کے زرمبادلہ کے ذخائر قوم کی خوش حالی اور ترقی کا ضامن بن جاتا ہے۔ اس آرٹیکل میں معاشی دنیامیں اسلامی ماہرین معاشیات کے کام کا جائزہ لیا جائے گا، معاشی ترقی میں ان کے اصول وفلسفہ اور کام کی نوعیت کو واضح کرنے کی مختصر اکوشش کی جائے گی۔ تاکہ اسلامی ماہرین معاشیات کے کام کی نوعیت کا پتہ چل سکے۔

مقالہ کا اسلوب :

اس ریسرچ پیپر میں تاریخی واستقرائی اسلوب کے ذریعہ اسلامی معاشی نظام میں مسلم امہ کے ماہرین معاشیات کے نظریات اور ان کی کاوشیں ،اسلام کے اقتصادی و معاشی سسٹم کے چند گوشوں کا جائزہ لیناہے۔ اور اسلامی معاشی نظام کے امتیازات وخصوصیات کو قرآن مجید واحادیث رسول اللہ ﷺ سے عیاں کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ معاشی ماہرین کے نظریات کو مختصر اذکر کرنا ہے۔

بنیادی سوال :

کیا اسلام کے اقتصادی و معاشی ماہرین نے معاشی نظام کے بارے میں کوئی آراء پیش کی ہیں ؟

اس سوال کا جواب اسلام نے قرآن پاک میں جن اصول قواعد کو ذکر کیا ہے، ان کی روشنی میں اسلامی ماہرین اقتصادیات ومعاشیات نے جو آراء دی ہیں وہ پوری انسانیت کے لیے ہیں، ان کا جائزہ لینا اور ان کو کماحقہ لاگو کرنا وقت حکم کا کام ہے، ان کو پڑھنے سے اسلامی معاشی نظام کی افادیت کا پتہ چلتا ہے۔ اس سے آپ کے پاس کافی ساری معلومات بھی جمع ہو جائے گی اور اسلامی معاشی نظام کی شرعی و تاریخی پس منظر بھی سامنے آجا ئے گا۔

معاشی دنیا مسلم امہ کے ماہرین معاشیات پر سابقہ تحقیقات :

اس عنوان پر اردو ، عربی میں لٹریچر موجود ہے ، بعض کتب ومضمون اور مقالات کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے ۔ مثلاً:

معاشی دنیا: مسلم امہ کے بعض ماہرین معاشیات کی نظر میں

1) سیرۃ الرسول کی اقتصادی اہمیت[1]

2) اسلام کا معاشی نظام اور سیرت نبوی[2]

3) اسلام کے اصول معاشیات سیرت کی روشنی 3

4) نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی[4]

5) معاشیات نظام مصطفی ﷺ[5]

اس عنوان پر عربی زبان میں بھی کام ہوا ہے، چند ایک کتب و مقالات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1) التربیة الاقتصادیة فی السیرة النبویة 6

2) النظام الاقتصادی و التربوی و الاخلاق فی السیرة النبویة [7]

3) دلیل الاحادیث النبویة فی الاقتصاد و المال [8]

4) دور السیرة النبویة فی اصلاح الاقتصاد العالمی[9]

5) معاشیات کی تشکیلِ جدید اور مولانا مودودی کی رہنمائی[10]

اس کے علاوہ بھی بہت سارا کام عربی زبان میں موجود ہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ اردو زبان میں جو اقتصاد و معاشیات پر کام سامنے آیا ہوا ہے، اس کو عربی زبان سے ہی اخذ کیا گیا ہے تو یہ بات بالکل درست ہو گی ۔

قرآن پاک و احادیث رسول ﷺ کا اقتصادی خلاصہ :

قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ پر نظر کرنے سے عیاں ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالی نے جناب رسول ﷺ کو جو کتاب عنایت فرمائی ہے، وہ اقتصاد و معاشیات کے بارے میں کیا پیغام دیتی ہے ملاحظہ ہو۔ قرآن پاک میں لفظ "تجارة" چھ /6، اور لفظ "بیع" تین / 3 مرتبہ آیا ہے۔ آپ ﷺ نے ان کی تشریح میں ساری اقتصاد و معاشیات کو بیان کر دیا ہے کتب ستہ، یا احادیث مبارکہ کی کوئی کتاب دیکھ لیں یا مذاہب کی فقہ اسلامی پر کوئی کتاب مطالعہ کر لیں، اسلام کے آفاقی معاشی سسٹم آپ کے سامنے آجائے گا۔

1- شیخ الاسلام علامہ ڈاکٹر طاہر القادری، سیرۃ الرسول کی اقتصادی اہمیت (منہاج القرآن پبلیکیشنز365، ماڈل لاہور)۔

2- عمر خالد انڈیا، اسلام کا معاشی نظام اور سیرت نبوی(hamari wab،)۔

3- امیر جان حقانی، اسلام کے اصول معاشیات سیرت کی روشنی(www Iikdoo.com،)

4- ڈاکٹر نور محمد غفاری، نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی۔(دیال سنگھ لابریری لاہور 1999ء)

5- علامہ غلام سرور قادریؒ معاشیات مصطفی (ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ لاہور طبع 1984ء)

6- ڈاکٹر راغب سرجانی۔ (www.ISLMETORY.com)

7- ڈاکٹر باشاہ رحمن، ہارون الرشید، ڈاکٹر مقصود الرحمن۔ AL-duhaa. Vol 2,issue , 2 july ,dec 2021

8- ڈاکٹر حسین حسین شحاتة جامعہ ازہر مصر۔(www.darelmashora.com)

9- ڈاکٹر محمد فضل اللہ شریف، جامعہ قدس۔(دار الثقافة الاسلامیہ ریاض الالوکہ نیت)۔

10- پروفیسر خورشید احمد، ترجمان القرآن ستمبر 2022ء۔

قرآن پاک میں اشاد ہوتا ہے:

"يا أيها الذين آمنوا لا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل إلا أن تكون تجارة عن تراض منكم"

ترجمہ: اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قال التجارةُ رزقٌ من رزق الله، وحلالٌ من حلال الله، لمن طلبها بصدقها وبرِّها"[11]

ترجمہ: فرماتے ہیں تجارت اللہ تعالی کے حلال رزق میں سے ہے اور حلال بھی اللہ تعالی کی طرف سے اس کے لیے جو اس کو صدقہ اور نیکی میں تلاش کرے۔

ایک روایت میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"وقد كنا نحدَّث أن التاجرَ الأمين الصدوقَ مع السبعة في ظلّ العرش يوم القيامة"[12]

ترجمہ: اور ہمیں یہ حدیث شریف بتائی جاتی تھی کہ بیشک سچا، امانت دار تاجر قیامت کے دن عرش کے سایہ میں سات لوگوں کے ساتھ ہو گا۔

اور اس کی تشریح اسلامی دنیا کے ماہرین کر رہے ہیں۔ اسلامی دنیا کے ماہرین اقتصادیات و معاشیات کی تمام کاوشیں قرآن پاک اور احادیث رسول ﷺ میں بیان شدہ اصول و قواعد کی روشنی میں مرتب کی گئی ہیں، ان کو اغیار نے پڑھا ہی نہیں ہے۔ اور اپنے لوگوں نے غفلت کی ہے، جس کی وجہ سے آج تک انسانیت کے سیکڑوں افراد کے علاوہ اکثر غربت میں زندگی بسر کر رہے۔ اگر مسلم دنیا کے ماہرین معاشیات و اقتصادیات کی آراء کو عالمی معاشی نصاب میں شامل کر دیا جاتا، سودی سسٹم میں مقہور انسانیت اطمینان کا سانس لیتی۔ لیکن ایسے نہ کرنے دیا گیا۔ جس کا نتیجہ آپ سب کے سامنے ہے، اسلامی ماہریں معاشیات و اقتصادیات کے کیا ہیں۔

اسلامی دنیا کے اقتصادی ماہرین اور ان کے معاشی کارنامے :

اس میں ان ماہرین کے نام ذکر کیے جاتے ہیں۔ جنھوں نے معاشیات کے کام کو زیر قلم لایا ہے۔ اس میں معاشی دنیا میں مسلم امہ کے ماہرین کی آراء اور اسلام کے نقطہ نظر پر سیر حاصل گفتگو موجود ہے۔ اسلامی معیشت کے لیے یہ مصادر اصلیہ ہیں، ان میں سب سے پہلے جن کا نام آتا ہے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ:

امام ابو یوسفؒ متوفی 182ھ کا نام آتا ہے۔ آپ نے خلیفہ ہارون الرشید کے زمانہ حکومت میں خلیفہ کی خواہش پر اسلامی نظام مالیات کے بعض گوشوں کو واضح کیا، اور "کتاب الخراج[13]" تحریر کی، یہ کتاب کئی مرتبہ شائع ہوئی ہے۔

اور اس میں آپؒ نے معاشی افکار کو قرآن مجید، احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدین، تابعین، تبع تابعین کے اقوال سے مزین و مرتب کیا ہے۔ آج تک اس کتاب کو احسن انداز میں عربی سے اردو میں ترجمہ کر کے کسی بھی اسلامی ملک کے اسلامی مدارس، کالج، یونیورسٹی کے معاشیات کے نصاب میں شامل نہیں کیا گیا۔ صرف نام کی حد تک "کتاب و مصنف" کا ذکر ملتا ہے. لیکن اس کتاب میں جن اصطلاحات اور اسلامی ٹولز و آلات کو بینک، مال سنٹر مارکیٹ کے اندر لاگو کرنے کو بیان کیا گیا ہے اس پر توجہ ہی نہیں تو اسلامی دنیا کے ماہرین معاشیات کو پریشانی

---

[11] - احمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري "جامع البيان في تأويل القرآن" (مؤسسة الرسالة طبع اول 1420ھ، 8:216)۔

[12] - احمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري جامع البيان في تأويل القرآن، (مؤسسة الرسالة طبع اول 1420ھ، 2000م) 8:216۔

[13] - قاضی ابو یوسفؒ، کتاب الخراج، (دار المعرفة بیروت لبنان 1399ھ، 1979م)

پیش آتی ہے، کیونکہ ان کتاب کی تعلیم و تربیت بطور نصاب نہیں کی گئی۔

امام ابو یوسف ؒ کی معاشی نظام پر نظر :

"فکذلك الارض عندی بمنزلة مال المضاربة[14]"

ترجمہ: یوں ہی زمین بھی میرے نزدیک مال مضاربت کی طرح ہے۔ آپؒ سے کسی نے سوال کیا کہ ایک شخص کا مال اور دوسرے کی محنت ہو تو یہ معاہدہ درست ہے۔ تو جواب میں فرمایا درست ہے۔

امام محمد بن الحسن الشیبانی رحمہ اللہ علیہ:

آپ ؒ نے المبسوط کے نام سے ایک نہایت بہترین کتاب تحریر فرمائی ہے، جو "کتاب الاصل" کے نام سے بھی مشہور ہے، اس میں آپؒ نے اسلام کے اقتصادی و معاشی نظام کو نہایت احسن انداز میں سمویا ہے، جنکو اس کتاب کی فہرست سے دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ "کتاب المبسوط" ڈاکٹر محمد بونیو کالن کی تحقیق سے مزین ہو کر تقریبا 14 جلدوں میں دار حزم بیروت لبنان سے 2014ء میں شائع ہو چکی ہے، آج کے عربی دان محقق اس سے افادہ حاصل کر رہے ہیں۔

امام محمد بن الحسن الشیبانی کی معاشی نظام پر نظر :

"وَقَالَ مُحَمَّد هَذَا كُله جَائِز الْمُعَامَلَة فِي النّخل والمزارعة فِي الارض بِالثُّلُثِ وَالربع وَغير ذَلِك وَهَذَا بِمَنْزِلَة مَال الْمُضَاربَة[15]"

ترجمہ: امام محمدؒ فرماتے ہیں یہ سب جائز ہے معاملہ کھجور باغات کا ہے، زرعی زمینون کا 3/ 1، 4/ 1 پر زراعت کی جائے۔ اور یہ زمین و باغات بمنزلہ مال مضاربت کے ہے۔

یہ آپؒ نے معاشی ترقی میں زرعی زمین کو استعمال کرنے کے بارے میں اپنے نکتہ نظر کو پیش کیا۔ تاکہ زمین پر آبادی اور زراعت میں مطابقت باقی رہے۔

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ علیہ :

ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد ابن قدامہؒ نے ابن قدامہ کے نام سے شہرت پائی ہے آپؒ شیخ الاسلام، مفکر، اور قاضی جیسے عظیم القابات سے یاد ہوتے ہیں۔ آپؒ کا اقتصادی کارنامہ کتاب المغنی کی صورت میں فقہ حنبلی میں موجود ہے۔ اس میں آپؒ نے اقتصادی و معاشی اصول و قواعد کے ساتھ ساتھ ان کے اجراء کا طریقہ بھی ذکر کیا ہے، یہ کتاب محمد رشید رضا مصری نے قاہرہ مصر سے 1341ھ میں 1 جلدوں میں شائع کی ہے۔

امام ابن قدامہ ؒ کی معاشی نظام پر نظر:

"الشركة هي الاجتماع في استحقاق او تصرف ... واجمع المسلمون على جواز الشركة في الجملة[16]"

ترجمہ: شرکت حقوق و تصرف میں اکٹھا ہونے کو کہتے ہیں، اور اکثر شراکت داری کے امور کے جواز پر علماء اسلام متفق ہیں ۔

---

14 - قاضی ابو یوسفؒ، کتاب الخراج، (دار المعرفۃ بیروت لبنان 1399ھ، 1979م)، 101۔

15- أبو عبد الله محمد بن الحسن الشيباني "الحجة على أهل المدينة" (الناشر عالم الكتب بيروت 1403م) 141:4.

16- ابن قدامہ، المغنی، محقق عبد اللہ بن عبد المحسن عبد الفتاح (دار عالم الکتب الریاض) 109:7۔

امام نووی رحمہ اللہ علیہ:

امام ابو زکریا یحی بن شرف المعروف امام نوویؒ کے بہت زیادہ کارہائے نمایاں ہیں حدیث شریف کی خدمت میں بڑا کام کیا ہے۔ جو کہ بہت معروف وانمول ہے، آپؒ نے اسلامی اقتصاد میں فقہ شافعی کے مطابق روضۃ الطالبین، اور المھذب شرح المجموعہ پیش کی ہیں، اسلامی بینکاری میں شراکت، مضاربت، اور اجارہ کے بارے میں قابل ذکر کام کیا ہے، ان سے مسلمانان عالم سیر اب ہو رہے ہیں۔ دونوں کتب عرب شریف سے متعدد بار شائع ہو چکی ہیں۔

امام نووی کی معاشی نظام پر نظر :

"يصح بيع الأ خرس وشرأه بالاشارة والكتابة[17]"

ترجمہ: گونگے انسان کی خرید وفروخت اشارہ، تحریر سے درست ہے۔ معاشرہ میں اسپیشل افراد کی معاشی پریشانی کو حل کر دیا۔

امام ابو بکر الکاسانی رحمہ اللہ علیہ:

امام الکاسانیؒ نے اقتصادیات کے حوالے سے جو کام کیا ہے، اس کو آپؒ " البدائع والصنائع شرح تحفۃ الفقہاء " میں سمویا ہے، یہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سے 1418ھ مین شائع ہو چکی ہے۔ اصول وفروع کا یہ عظیم شاہکار ہر محقق کی لائبریری میں موجود ہے، تحقیق کے جواہر پارے جو اس میں ذکر کیے ہیں ان کی مثال نہیں ملتی ہے۔

امام ابو بکر الکاسانی ؒ کی معاشی نظام پر نظر :

"لان المزارعة فيها الاجارة و الشركة تنعقد اجارة ثم تتم شركة [18]"

ترجمہ: اس لیے کہ مزاعت میں اجارہ اور شرکت دونوں معنی پائے جاتے ہیں ۔ یہ معاملہ ابتداء میں اجارہ اور آخر میں شرکت بن جاتا ہے۔ یہ اصول آج کل اسلامی بینک سسٹم میں استعمال ہو رہا ہے۔

امام یحی بن آدم رحمۃ اللہ علیہ:

امام یحی بن آدمؒ متوفی 203ھ کا نام ہے آپ نے مامون عبد اللہ بن ہارون الرشیدؒ کے حکم پر "کتاب الخراج[19]" کو تالیف کیا، یہ کتاب دار الشروق بیروت لبنان سے 1987 میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں آپ نے امام ابو یوسفؒ کی مذکورہ بالا کتاب کا ذکر بھی کیا ہے اس میں آپ نے حکومت کے آمدن وخرچ کے مالیاتی سسٹم کو اسلامی تصور کے حوالہ سے بہترین انداز میں پیش کیا ہے۔ اس نام پر چند ایک کتابیں اور بھی ہیں۔

مثلا "كتاب الخراج" کے نام سے ایک عمدہ کتاب علامہ قدامہ بن جعفرؒ نے بھی لکھی ہے،

"كتاب الاستخراج لاحكام الخراج" کے نام سے علامہ ابن رجب الحنبلیؒ کی کاوش بھی موجود ہے۔

کتاب "الخراج والنظم المالية للدولة الاسلامية[20]" محمد ضیاء الدینؒ کی بھی علم معاشیات میں ایک بہترین اضافہ ہے۔ یہ کتاب مکتبہ دار التراث القاہرہ سے 1985م میں شائع ہو چکی ہے۔

17- امام نوویؒ، روضۃ الطالبین، (دار ابن حزم بیروت لبنان 2002م) 1:501۔

18- علاء الدين، أبو بكر بن مسعود الكاساني الحنفي, بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (مطبعة شركة المطبوعات العلمية بمصر 1328ه)6:177.

19 – یحی بن آدم القریشیؒ، کتاب الخراج محقق حسین مؤنس القاہرہ، (دار الشروق بیروت طبع 1987م)

20 – محمد ضیاء الدینؒ، الخراج والنظم المالیۃ للدولۃ الاسلامیۃ (طبع خامس مکتبہ دار التراث القاہرہ 1985م)

امام یحی بن آدمؒ کی معاشی نظام پر نظر:

آپؒ نے اسلامی معیشت کے بنیادی ٹولز تجارت پر گفتگو کی ہے تجارت ہر ملک کی ضرورت اور کامیابی کی ضمانت ہے جتنی تجارت مضبوط اتنا ملک مضبوط تو آپؒ نے تجارت کی اہمیت کے پیش نظر قرآن پاک اور احادیث رسول ﷺ سے اپنے عنوان کو مضبوط کیا ہے صرف آپؒ نے چار/4 احادیث نقل کی ہیں اور ہر حدیث شریف کو قرآن پاک کی آیت طیبہ سے مزین کیا ہے مثلاً باب فضل التجارة والزرع والنخل[21].

امام ابوعبید القاسم بن سلام رحمۃ اللہ علیہ:

کتاب الاموال[22] کے نام سے 224ھ نے کتاب مرتب کی ہے ۔ آپ نے بھی حاکم وقت کی منشاء پر اس کتاب کو ترتیب دیا ہے یہ کتاب الاموال دار الفکر بیروت سے شائع ہوئی ہے۔ اس ہی طرح کتاب الاموال" کے نام سے علامہ احمد بن نصر الداوردیؒ نے اسلامی معاشیات پر کتاب تحریر کی ہے۔

امام ابو عبید القاسم بن سلامؒ کی معاشی نظام پر نظر:

کتاب الاموال بھی اپنے وقت کا علمی خزانہ تھا، چار اجزاء /4 جلدوں پر مشتمل معاشیات کا بہت بڑا قیمتی تحفہ تھا اس کے ساتھ بھی وہ ہی کچھ ہوا جو دوسری کتب سے ہوتا رہا ہے تحقیقات سے لبریز اس خزانہ کو کسی نے دیکھا ہی نہیں اغیار نے اپنا نصاب ہر سطح پر رائج کر دیا۔ یہ معاشیات کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے انمول احکام سے معنون کتاب ہے اس میں آپؒ نے 82 ابواب میں اسلامی حکومت کے ذرائع آمدن و خرچ مثلاً نظام خراج، نظام زکوۃ، نظام بیت المال، مال غنیمت، عشر ، تجارت اور اس تجارت کے حقوق اس میں ریٹ بازاروں کی نوعیت منڈیوں میں مال کی ترسیل اور جائز منافع وغیرہ کا تفصیلی ذکر ملتا ہے علامہ ابو القاسم کی نظر حال اور مستقبل پر بھی تھی۔ سب سے پہلے آپؒ نے اموال کی تقسیم پر بات کی ہے[23]، اور اسلامی حکومت مالی معاملات، دفاع معاملات عوام کے معاملات رعایا کے حقوق بادشاہ کے حقوق، عوام کے فری کھانا انتظامات پر تفصیل سے مسائل کو زیر بحث لایا ہے۔

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ علیہ:

شاہ ولی اللہؒ نے اسلام کے معاشی نظام کے بارے میں طویل بحث کی ہے آپؒ کی مشہور زمانہ کتاب حجۃ اللہ البالغہ ان کی آراء سے لبریز ہے یہ کتاب بر صغیر پاک وہند میں کئی دفعہ شائع ہو چکی ہے آپؒ اپنی کتاب میں معاشیات کا مفہوم، اس کے اصول ارتقاء پر مختلف افکار پیش کی ہیں، آپؒ کے معاشی افکار کو سمجھنے کے لیے، آپؒ کا نظریہ ارتقاء عمرانیات و اقتصادیات کو جاننا ازحد ضروری ہے، اس کو آپؒ اپنی اصطلاح میں ارتفاقات سے تعبیر کرتے ہیں آپؒ کا یہ نظریہ اسلامی نظام معیشت کے لیے ایک حرکی (متحرک) مستحکم بنیاد فراہم کرتا ہے۔

---

[21]- یحی بن آدمؒ، کتاب الخراج، (المکتبہ السلفیہ) 131۔

[22]- ابوعبید القاسم بن سلام، کتاب الاموال محقق محمد خلیل ہراۃ (دار الفکر بیروت طبع 1408ھ، 1988م)

[23] - ابوعبید القاسم بن سلامؒ، کتاب الاموال (دار الہدی النبویہ مصر 200ء) 31۔

شاہ ولی اللہؒ کی معاشی نظام پر نظر:

آپؒ فرماتے ہیں صالح اقتصادی نظام وہ ہے جس میں اخلاقی ومذہبی دونوں امور موجود ہوں، یہ نظام صرف اور صرف مسلمانان عالم کے پاس ہے کیونکہ پارسیوں اور رومیوں کے معاشی نظام میں بے اعتدالیوں کی وجہ سے تباہ آئی ہے وہ مخصوص افراد امراءووزاءوغیرہ کو نوازتے ہیں۔ اسلام کے عادلانہ نظام میں اس کی گنجائش نہیں ہے 104[24]

امام احمد رضاخان رحمہ اللہ علیہ:

امام احمد رضاخانؒ نے علم معاشیات مین گران قدر کام کیاہے، آپؒ نے فقہ حنفی کی معتبر کتاب ردالمختار کانہایت عمدہ حواشی جد الممتار علی الرد المختار جوکہ مکتبۃ المدینہ کراچی سے طبع ہوکر 2007ء میں شائع ہوچکی ہے، جس کو عصر حاضر میں محققین بہت زیادہ مطالعہ کررہے ہیں آپؒ کی یہ کاوش نہایت عظیم ہے، یہ فقہ المعاملات کے حوالے سے وقیع تحقیق سے مزین ہے اس میں آپؒ نے اقتصادی مسائل کو بہت ہی بہتر انداز میں ذکر کیاہے ،اس کے علاوہ آپؒ کا فتاوی رضویہ میں جدید اسلامی بنیکاری کے حوالہ سے نہایت عمدہ اصول وقواعد بکھرے پڑے ہیں، آج کے کئی ایک صاحب الرائے شخصیات آپؒ کی تحقیقات سے فائدہ کرچکے ہیں، اور مزید کررہے ہیں۔ آپؒ کا فقہی منصب نہایت ہی مستند ہے، آپؒ نے فقہ کے جس مسئلہ پر قلم اٹھایااس کا حق اداء کیاہے اور مسئلہ کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لایاہے۔

امام احمد رضا خانؒ کی معاشی نظام پر نظر:

آپؒ نے مسلمانان ہند کو انگریز دور میں اپنے سرمایہ کو محفوظ کرنے کے لیے اپنے بنک سسٹم بنانے کی تجویز دی تھی۔ اور اپنے مسلمان بھائیوں سے خرید وفروخت کرنے کی مہم شروع کی تھی تاکہ سرمایہ اپنے مسلمان بھائی کی تجوری میں جائے۔ آپؒ نے نوٹ کی حیثیت کو شرعی طور پر استعمال کرنے کا تصور دیا ہے اور اس پر آپؒ نے ایک کتاب تحریر کی ہے جس کا نام" كفل الفقيه الفاهم في احكام قرطاس الدراهم" ہے، آپؒ کے معاشی نظریات پر حال ہی میں ڈاکٹر صبانور نے پی ایچ ڈی کی اعلی ڈگری جی، سی یونیورسٹی فیصل آباد[25] سے حاصل کی ہے۔ نیز "امام احمد رضا کے معاشی افکار و نظریات" پر چار سو/400 صفحات کی کتاب ادارہ تحقیقات امام احمد انٹرنیشنل سمندری فیصل آباد سے 2021ء میں آچکی ہے۔

مولانا مودودی رحمہ اللہ علیہ:

آپ نے اردو زبان میں معاشیات پر "اسلام اور جدید معاشی نظریات" کے نام سے بہت مضبوط کتاب تحریر کی ہے اس کتاب کو خوب پھیلایا گیا ہے، اس میں آپؒ نے اسلام کے جدید معاشی نظام پر انمول راہنمائی کی ہے۔ اس کتاب کو پاکستان اور انڈیا میں خوب پزیرائی حاصل ہوئی ہے، اردوزبان میں ہونے کی وجہ سے محققین کے زیر مطالعہ رہتی ہے۔ آپؒ کی معیشت پر گہری نظر ہونے پر دال ہے۔

24۔ شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ، (مکتبہ منیریہ طبع 13552ھ قاہرہ مصر)، 1:104۔

25۔ محمد شاہد القادری، امام احمد رضا کے معاشی افکار ونظریات" (ادارہ تحقیقات امام احمد انٹرنیشنل سمندری فیصل آباد 2021ء)، 6

مولانا مودودیؒ کی معاشی نظام پر نظر :

بنیادی اصول :

اسلام نے تمام مسائل حیات میں اس قاعدے کو ملحوظ رکھا ہے کہ زندگی کے جو اصول فطری ہیں ان کو جوں کا توں برقرار رکھا جائے، اور فطرت کے راستے سے جہاں انحراف ہوا ہے وہیں سے اس کو موڑ کر فطرت کے راستے پر ڈال دیا جائے۔ دوسرا اہم قاعدہ جس پر اسلام کی تمام اجتماعی اصلاحات مبنی ہیں وہ یہ ہے کہ صرف خارجی طور پر نظام تمدن میں چند ضابطے جاری کرنے ہی پر اکتفانہ کیا جائے، بلکہ سب سے زیادہ زور اخلاق اور ذہنیت کی اصلاح پر صرف کیا جائے، تاکہ نفسِ انسانی میں خرابی کی جڑ کٹ جائے۔ تیسرا اساسی قاعدہ جس کا نشان آپ کو تمام اسلامی نظامِ شریعت میں ملے گا، یہ ہے کہ حکومت کے جبر اور قانون کے زور سے صرف وہیں کام لیا جائے جہاں ایسا کرنا ناگزیر ہو[26]۔ آپؒ کے معاشی نظریات پر مختلف مقالات ترجمان القرآن میں آچکے ہیں۔

محمود احمد غازی رحمہ اللہ علیہ :

ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ نے اقتصادیات و معاشیات میں بہترین مقالات پیش کیے ہیں، ان سب میں آپ ؒ کے جمع شدہ خطابات جو کتاب کی صورت میں ہیں آج کے زمانہ میں نہایت پر مغز ہیں، اس کا مطالعہ وقت کی ضرورت ہے جس کا نام "محاضرات معیشت و تجارت" ہے، یہ کتاب الفیصل تاجران اردو بازار لاہور سے شائع ہو چکی ہے۔ ان خطابات میں آپؒ نے اسلامی معیشت کے مصادر اصلیہ کو جدید انداز میں بیان کیا ہے۔ اللہ تعالی نے آپؒ کو یہ وسیع ملکہ عطا کیا تھا، اس کے علاوہ بھی آپؒ نے مختلف محاضرات فقہ، سیرت وغیرہ پر کام کیا ہے۔ آپؒ کی کتاب "محاضرات فقہ" بھی نہایت مستند کتاب ہے۔

محمود احمد غازیؒ کی معاشی نظام پر نظر :

آپؒ نے عصر حاضر میں معاشیات پر بہت اچھا کام کیا ہے، سب سے زیادہ اسلاف کے کام کو بالکل جدید انداز میں پیش کرنا، اور ان معلومات کو نئے زاویہ سے از سر نو مرتب کرنا آپ کا کام ہے۔ آپؒ نے دور جدید کے اہم مالیاتی مسائل کا جائزہ پیش کیا ہے، اسلامی بنکاری پر ماضی حال اور مستقبل کے حوالہ سے زبردست گفتگو فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپؒ نے معیشت اسلامی اور جدید بینکاری پر کام کیا ہے[27]۔

یہ اسلاف کا وہ علمی کام ہے جس سے عصر حاضر کے نوجوان معاشیات و اقتصادیات پڑھنے والے اکثر لاعلم ہیں۔ ان کتب پر جدید انداز میں کام کرنے کی ضرورت تھی جس کو ضرورت زمانی کے مطابق نہیں کیا گیا تھا، اور غیر سودی سسٹم کو کنونشل بینکاری کی صورت میں ہمارے نظام تعلیم میں داخل کر دیا ہے اور سیکولرز ذہن بھی ہمارے اندر سے اسلامی سسٹم کے سامنے لے آئے۔ اور آج تک اس سسٹم کا دفاع کر رہے ہیں اور اسلامی سسٹم لانے کے خلاف ہر سطح پر کام کرتے ہیں، تاکہ دنیا میں اسلامی سسٹم کو بالکل بھی کوئی دیکھنے نہ پائے۔ جب کہ انسانیت کی فوزوفلاح اسلامی سسٹم میں ہے۔ ہمارے اسلاف نے اسلامی مملکت کے مالیاتی نظام کے لیے قرآن کریم، احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اقوال

26۔ مولانا مودودیؒ، معاشیات اسلام (اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ منصورہ ملتان روڈ لاہور)

27 - محمود احمد غازی، محاضرات معیشت و تجارت (الفیصل تاجران اردو بازار لاہور طبع 2010ء)، 60، 417۔

صحابہ وتابعین اور آئمہ مجتھدین کے افکار سے مستند اساسی کتاب مرتب کی ۔ان کتب کو احسن انداز میں عربی سے اردو میں ترجمہ کر کے معاشیات کے نصاب میں شامل ہی نہیں کیا گیا۔ صرف نام کی صورت میں "کتاب و مصنف" کا ذکر ملتا ہے ۔اور مدارس کی دنیا نے تجارت بیع وشراء کو ترک کر کے زہد و تقوی اور عبادات کو اوڑنا بچھونا بنالیا ہے، باقی دنیا کو چھوڑیں۔ اکثر اسلامی مدارس میں آج تک اقتصادیات و معاشیات کے حوالہ سے اسلامی نصاب کا نام تک بھی طلباء طالبات کو نہیں آتا ہے ۔ تو ہمارے اسلامی طلباء طالبات سودی سسٹم کا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں ۔ جب کہ ان کو مدارس اسلامی میں اس کی تربیت ہی نہیں ملتی۔ نصاب معاشیات بنایا ہی نہیں گیا، اور پڑھایا بھی نہیں گیا۔ اگر ان کتب میں ذکر شدہ اصول و قواعد کی بنیاد واساس پر مالیاتی امور کو مالیاتی اداروں میں (مثلاً ہر اسلامی مملکت کے تمام بینکوں، کمپنیاں، سوسائٹیاں وغیرہ) لاگو کر کے ترقی دی جاتی تو آج مسلم دنیا کے ممالک کی حالت یوں نہ ہوتی جو دیکھنے میں آرہی ہے۔ بلکہ جس سے ہم سب پریشان حال بیٹھے ہیں۔ مسلم دنیا کے ماضی وحال کے اکثر حکمران یورپ وغیرہ کی ترقی کے سامنے اپنے آپ کو بے بس سمجھتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ اس وجہ سے ہماری ترقی کی راہ مسدود ہے، جو کرنا چاہتا ہے، اس کے راستہ کو بھی مختلف انداز سے غیروں کے آلہ کار بن کر بند کر دیا جاتا ہے ۔لہذا دین اسلام کے داعی علماء، محققین ، سکالرز اور ماہرین اقتصاد اسلامی ہی اس فریضہ کو اپنی نگرانی میں کما حقہ ادا کر سکتے ہیں ۔

خلاصہ بحث:

1)-اسلاف کا وہ علمی کام جس سے عصر حاضر کے نوجوان معاشیات واقتصادیات پڑھنے والے اکثر لاعلم ہیں۔

2) -ان کتب پر جدید انداز میں کام کرنے کی ضرورت تھی جس کو ضرورت زمانی کے مطابق نہیں کیا گیا تھا، اور سودی سسٹم کو کنونشل بینکاری کی صورت میں ہمارے نظام تعلیم میں داخل کر دیا ہے۔

3) -ہمارے اسلاف نے اسلامی مملکت کے مالیاتی نظام کے لیے قرآن کریم، احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، اقوال صحابہ وتابعین اور آئمہ مجتھدین کے افکار سے مستند اساسی کتاب مرتب کی ۔ان کتب کو احسن انداز میں عربی سے اردو میں ترجمہ کر کے معاشیات کے نصاب میں شامل ہی نہیں کیا گیا۔ صرف نام کی صورت میں "کتاب و مصنف" کا ذکر ملتا ہے ۔اور مدارس کی دنیا نے تجارت بیع وشراء کو ترک کر کے زہد و تقوی اور عبادات کو اوڑنا بچھونا بنالیا ہے۔

4) -باقی دنیا کو چھوڑیں۔ اکثر اسلامی مدارس میں آج تک اقتصادیات و معاشیات کے حوالہ سے اسلامی نصاب کا نام تک بھی طلباء طالبات کو نہیں آتا ہے الا ماشاء اللہ تو ہمارے اسلامی طلباء طالبات سودی سسٹم کا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں۔

4) ۔ مسلم دنیا کے ماضی وحال کے اکثر حکمران یورپ وغیرہ کی ترقی کے سامنے اپنے آپ کو بے بس سمجھتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ اس وجہ سے ہماری ترقی کی راہ مسدود ہے، جو کرنا چاہتا ہے، اس کے راستہ کو بھی مختلف انداز سے غیروں کے آلہ کار بن کر بند کر دیا جاتا ہے ۔

5) - ہم سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں اگر ہم اسلام قوانین کو مکمل لاگو کریں، کیونکہ ہماری بقا اس میں ہے کہ ہم اسلام کے اقتصادی و معاشی نظام پر آجائیں ۔